

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 16 اکتوبر 1964

کاشی رام اگروال

بنام

یونین آف انڈیا و دیگر اراں

(پی بی جیندر گڈ کر، چیف جسٹس، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، رگھوبر دیال اور بے آرمڈ ہو لکر جسٹسز)

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 (43، سال 1961)، دفعہ 127(1)۔ انکم ٹیکس کی کارروائی ایک ہی علاقے میں ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل۔ وجوہات کی ریکارڈنگ، آیالازی۔ شرط ذیلی دفعہ 127(1) کا اثر۔

کلکتہ میں دو افسروں کے سامنے اپیل کنندہ کے خلاف انکم ٹیکس کی کارروائی انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعہ 127(1) کے تحت مرکزی بورڈ آف ریونیو کے ایک حکم کے ذریعے اسی جگہ پر ایک اور انکم ٹیکس افسر کو منتقل کر دی گئی تھی۔ درخواست گزار نے دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ کی سرکٹ بنچ کے سامنے اس منتقلی کو اس بنیاد پر غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اعتراض کیا تھا کہ تبادلے کی وجوہات کو ریکارڈ نہ کرنے کی وجہ سے تبادلے کا حکم دفعہ 127(2) کی لازمی شق کی تعمیل نہیں کرتا ہے۔ ہائی کورٹ نے عرضی مسترد کرنے کے بعد درخواست گزار خصوصی اجازت پر سپریم کورٹ آیا تھا۔

درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی تھی کہ اگرچہ دفعہ 127(1) کی شق نے ان معاملوں میں جہاں ایک ہی شہر، جگہ یا علاقے میں ایک افسر سے دوسرے افسر کو تبادلہ کیا گیا ہو، ٹیکس دہندگان کو سماعت دینے کو غیر ضروری بنا دیا ہے، لیکن دفعہ 127(1) کی مرکزی شق کے تحت وجوہات کو ریکارڈ کرنے کی شق کو

اسی طرح ختم نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا، ان معاملوں میں بھی، جن میں شرط کی وجوہات کا احاطہ کیا گیا تھا، ریکارڈ کرنا پڑا۔

وجوہات کی ریکارڈنگ ایک نتیجہ تھی، اور سماعت کی شق کے ساتھ منسلک تھی۔ [674 C-D]

جہاں ایک علاقے کے افسر سے دوسرے علاقے کے افسر کو تبادلہ کیا جاتا تھا، وہاں یہ اہتمام کیا جاتا تھا کہ اگر ممکن ہو تو ٹیکس دہندگان کو سماعت دی جائے۔ منتقلی کی وجوہات کو ریکارڈ کرنا پڑتا کہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ ٹیکس دہندگان کے اعتراضات کو مد نظر رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب اصل میں سماعت اس بنیاد پر نہیں دی گئی تھی کہ یہ ممکن نہیں تھا، تب بھی ٹیکس دہندگان کے اطمینان کے لئے وجوہات کی ریکارڈنگ مطلوب رہی۔ [674 E-F].

تاہم، جب اسی علاقے میں ایک افسر سے دوسرے افسر کو تبادلہ کیا گیا، تو ٹیکس دہندگان کو سماعت دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا کیونکہ اس کے ساتھ کوئی تعصب نہیں تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 124(3) کے تحت ایک ہی علاقے کے تمام افسران کو بیک وقت دائرہ اختیار حاصل تھا۔ علاقے کے اندر تبادلے کا حکم خالصتاً انتظامی حکم تھا، جو مکمل طور پر محکمہ کی سہولت پر مبنی تھا۔ اصولی طور پر ایسے معاملات میں نہ تو نوٹس کو ضروری کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی منتقلی کی کوئی وجہ درج کرنے کی ضرورت ہوگی۔ [675 A-D]

دفعہ 127(1) میں سماعت اور وجوہات کی ریکارڈنگ کا اہتمام واضح طور پر پنا لال بنجرانج بمقابلہ یونین آف انڈیا معاملے میں اس عدالت کے مشاہدات کی تعمیل میں کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں جہاں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقلی کے حکم کو آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اعتراض کیا گیا تھا، عدالت نے اسے غیر آئینی قرار دیتے ہوئے رائے دی کہ مقدمہ منتقل کرنے سے پہلے ٹیکس دہندگان کو سماعت اور وجوہات درج کرنا ضروری ہے۔ [676 E-G].

اس پس منظر میں غور کیا جائے اور حاصل کیے جانے والے مقصد کی روشنی میں دفعہ 127(1) کی شق کا مطلب صرف یہ تھا کہ اس کے تحت آنے والے معاملوں میں ٹیکس دہندگان کو کوئی موقع دینے کی ضرورت نہیں ہے، اور اس کے نتیجے میں وجوہات کو ریکارڈ کرنے کی ضرورت بھی غیر ضروری تھی۔ لہذا مذکورہ احکامات درست رہے۔ [677 A-C]

پنلال بنجران بمقابلہ یونین آف انڈیا، [1957] 233 S.C.R. کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 22، سال 1964 اور دیوانی اپیل نمبری 261، سال 1964۔

10 اپریل 1963 کو دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بنچ) کے دیوانی رٹ نمبر D-258 اور D-257، سال 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں۔

درخواست گزار کی طرف سے بی این کرپال، ایس مورتی اور کے کے جین (دونوں اپیلوں میں)۔

جواب دہندگان کی طرف سے سالیٹر جنرل ایس وی گپتے، این ڈی کارخانیں اور آر این سچتھی (دونوں اپیلوں میں)۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس گیندر گڈ کرنے سنایا۔

گیندر گڈ کر چیف جسٹس۔ یہ دونوں اپیلیں درخواست گزار کاشی رام اگر وال کی جانب سے دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ، سرکٹ بنچ میں دائر دورٹ عرضیوں سے پیدا ہوئی ہیں، جس میں انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 (نمبر 43، سال 1961) کی دفعہ 127(1) کے تحت مرکزی بورڈ آف ریونیو (جسے بعد میں 'بورڈ' کہا جاتا ہے) کے ذریعے جاری کیے گئے دو احکامات کے جواز کو اعتراض کیا گیا ہے۔ یہ دونوں احکامات 18 جنوری 1963 کو جاری کیے گئے تھے اور انہوں نے ہدایت دی تھی کہ اپیل

کنندہ کے خلاف زیر التوا انکم ٹیکس کی کارروائی کو بالترتیب انکم ٹیکس افسر ”D“ وارڈ ڈسٹرکٹ ف IV (D) اور ”F“ وارڈ ڈسٹرکٹ IV (2) کلکتہ سے بالترتیب انکم ٹیکس آفیسر ”E“ وارڈ کمپنیز ڈسٹرکٹ III، کلکتہ کو منتقل کیا جائے۔ درخواست گزار نے الزام عائد کیا کہ یہ دونوں احکامات غیر قانونی ہیں، کیونکہ دفعہ 127 (1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے سے پہلے، بورڈ مذکورہ شق کے ذریعہ مقرر کردہ لازمی ضرورت کی تعمیل کرنے میں ناکام رہا تھا۔ ان درخواستوں کو ہائی کورٹ نے سرسری طور پر خارج کر دیا تھا، اور سمری مسٹر دکن کے ان احکامات کے خلاف اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 127 (1) میں کہا گیا ہے:

”کمشنر ٹیکس دہندگان کو اس معاملے میں سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد جہاں بھی ممکن ہو، اور ایسا کرنے کی وجوہات درج کرنے کے بعد، کسی بھی معاملے کو اپنے ماتحت ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کر سکتا ہے، اور بورڈ اسی طرح کسی بھی معاملے کو ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کر سکتا ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ میں ایسی کسی بھی چیز کو موقع دینے کی ضرورت نہیں سمجھی جائے گی جہاں تبادلہ ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو کیا گیا ہو جس کے دفاتر ایک ہی شہر، علاقے یا جگہ پر واقع ہوں۔“

ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت کی جانے والی منتقلی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں کی جاسکتی ہے، اور انکم ٹیکس افسر کی طرف سے پہلے سے جاری کردہ کسی بھی نوٹس کو دوبارہ جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، جس سے مقدمہ منتقل کیا گیا ہے۔ دفعہ 127 کی ایک وضاحت ہے جس کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔

یہ ایک عام بات ہے کہ مذکورہ احکامات میں کوئی وجہ درج نہیں کی گئی ہے کہ بورڈ نے اپیل کنندہ کے خلاف زیر التوا معاملوں کو ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے انکم ٹیکس افسر کو منتقل کرنا کیوں ضروری سمجھا۔ اور دلیل یہ ہے کہ دفعہ 127(1) مذکورہ دفعہ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے والی اتھارٹی پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ کسی مقدمہ کو ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کرنے کی ہدایت دینے کی وجوہات درج کرے۔ واضح رہے کہ دفعہ 127(1) کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ جہاں اس کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کیا جانا ہے، وہاں ٹیکس دہندگان کو جہاں بھی ممکن ہو موقع دیا جائے، اور تبادلے کا حکم دینے کے لیے وجوہات درج کی جائیں۔ اس تقاضے کو کہ موقع دیا جانا چاہیے، لازمی نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ یہ اتھارٹی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا ٹیکس دہندگان کو ایسا موقع دینا ممکن ہے یا نہیں۔ یقیناً یہ سچ ہے کہ اس نتیجے پر پہنچنے میں کہ ٹیکس دہندگان کو مطلوبہ موقع دینا ممکن نہیں ہے، اتھارٹی کو معقول اور صداقت کے ساتھ کام کرنا ہو گا۔ لیکن اگر اتھارٹی اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ ٹیکس دہندگان کو معقول موقع دینا ممکن نہیں ہے تو اس سے انکار کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، یہ اس شرط کے حوالے سے نہیں ہے کہ منتقلی کرنے کے لئے وجوہات کو ریکارڈ کیا جانا چاہئے۔ جہاں تک دفعہ 127(1) کا تعلق ہے، اس موقف کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

موجودہ ایپلوں میں جو سوال ہمارے فیصلے کا مطالبہ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ دفعہ 127(1) کی شرط کا کیا اثر ہے؟ شق میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) میں کسی بھی چیز کو موجودہ جیسے معاملے میں اس طرح کے کسی موقع کی ضرورت نہیں سمجھا جائے گا۔ یہ واضح ہے کہ موجودہ معاملے میں تبادلہ ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو کیا گیا ہے جس کے دفاتر ایک ہی علاقے میں واقع ہیں۔ لہذا غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس شرط کا کیا اثر ہے؟ محترم جین نے زور دیا ہے کہ اس شرط کا اثر یہ ہے کہ صرف معقول موقع دینے کی شرط ان معاملوں کے سلسلے میں ختم کر دی جاتی ہے جو شرط کے تحت آتے ہیں، لیکن وجوہات کی ریکارڈنگ کی ضرورت نہیں ہے اگر شرط میں

استعمال کیے گئے الفاظ لفظی طور پر سمجھے جاتے ہیں، یہ تسلیم کرنا پڑ سکتا ہے کہ اس تنازعہ میں کچھ طاقت ہے۔

لیکن، دوسری طرف، یہ شق کہ ذیلی دفعہ (1) میں کسی بھی چیز کو کسی بھی موقع کی ضرورت نہیں سمجھا جائے گا، ایک زبردست شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ اور شرط کے اثرات پر غور کرتے وقت اس حقیقت کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ، یہ فرض کرنا غیر معقول نہیں ہو گا کہ دفعہ 127(1) کے ذریعہ بیان کردہ وجوہات کی ریکارڈنگ مناسب ہوگی جہاں منتقلی اس کے علاوہ اور کی جا رہی ہے۔ شرط کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار۔ ایسی صورت میں، عام طور پر، ٹیکس دہندگان کو اپنی بات سننے کا معقول موقع دیا جانا چاہیے۔ اور اس کی ضرورت کا فطری نتیجہ یہ ہے کہ تبادلے پر اس کے اعتراضات پر غور کیا جائے اور اس کی وجوہات بیان کی جائیں کہ ٹیکس دہندگان کے اعتراض کے باوجود تبادلہ کیوں کیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، وجوہات کی ریکارڈنگ کی ضرورت ایک فطری نتیجے کے طور پر رواں ہے اور اس تقاضے کا نتیجہ ہے کہ ٹیکس دہندگان کو ایک معقول موقع دیا جانا چاہیے۔ تاہم، اگر ٹیکس دہندگان کو اس بنیاد پر معقول موقع نہیں دیا جاتا کہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے، تو دفعہ 127(1) کا تقاضا ہے کہ منتقلی ایک ایسے زمرے کی ہے جہاں ٹیکس دہندہ کو معقول موقع دیا جانا چاہیے، اتھارٹی کو منتقلی کرنے کی اپنی وجوہات درج کرنی چاہئیں، حالانکہ حقیقت میں ٹیکس دہندہ کو کوئی موقع نہیں دیا گیا تھا، اگرچہ یہ صحیح موقف ہے، 'یہ سمجھنا آسان نہیں ہے کہ اس شرط کو اس طرح کیوں سمجھا جائے کہ منتقلی کے لئے وجوہات کی ضرورت ہو، حالانکہ ٹیکس دہندگان کو کوئی موقع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ معاملے کا ایک پہلو ہے جسے شرط کے حقیقی دائرہ کار اور اثر کا تعین کرتے وقت ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

ایک اور غور کرنے کیلئے جو مطلعہ بھی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 124 انکم ٹیکس افسران کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ دفعہ 124(3) میں کہا گیا ہے کہ اس کو تفویض کردہ علاقے کی حدود کے اندر انکم ٹیکس افسر کا دائرہ اختیار ہو گا۔

(a) کسی کاروبار یا پیشے کو انجام دینے والے کسی شخص کے بارے میں، اگر وہ جس مقام پر اپنا پیشہ پیش کرتا ہے وہ علاقے کے اندر واقع ہے، یا جہاں اس کا کاروبار یا پیشہ ایک سے زیادہ مقامات پر چل رہا ہے، اگر اس کے کاروبار یا پیشے کی بنیادی جگہ اس علاقے میں واقع ہے، اور

(b) علاقے کے اندر رہنے والے کسی دوسرے شخص کے بارے میں۔

یہ دفعہ واضح طور پر اشارہ کرتی ہے کہ جہاں دفعہ 127(1) کی شق کے تحت ایک ہی علاقے میں ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کیا جاتا ہے، تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ایک انکم ٹیکس افسر کے بجائے جو اس معاملے سے نمٹنے کا اہل ہے، کسی اور انکم ٹیکس افسر کو اس سے نمٹنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس طرح کا حکم خالصتاً محکمے کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری کردہ انتظامی حکم کی نوعیت کا ہے اور اس طرح کے تبادلے میں کوئی ممکنہ تعصب شامل نہیں ہو سکتا ہے۔ جہاں موجودہ کارروائی کی طرح ایک وارڈ میں ایک افسر کے سامنے اپیل کنندہ کے خلاف زیر التوا تشخیصی مقدمات کو اسی جگہ دوسرے وارڈ کے ایک افسر کو منتقل کر دیا جاتا ہے، اس کی وجوہات کا ذکر کرنے کا شاید ہی کوئی موقع ہو، کیونکہ اس طرح کے تبادلے ہمیشہ انتظامی سہولت کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے معاملوں میں اصولی طور پر نوٹس کو ضروری نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی منتقلی کی کوئی وجوہات درج کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ایکٹ کی دفعہ 124(3) میں شامل دفعات اسی موضوع سے متعلق ہیں جو سابق انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (نمبر 11، سال 1922) کی دفعہ 64(1) اور (2) کا موضوع تھا۔ تاہم، ان دونوں دفعات میں یہ فرق ہے کہ جہاں دفعہ 124 انکم ٹیکس افسروں کے دائرہ اختیار، علاقائی یا کسی اور طریقے سے طے کرتی ہے، وہیں دفعہ 64 میں اس جگہ کا تعین کیا گیا ہے جہاں ٹیکس دہندگان کا جائزہ لیا جانا تھا۔

اس سلسلے میں دفعہ 127 میں شامل شق کے پس منظر کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ پنالال پنچ راج بمقابلہ یونین آف انڈیا⁽¹⁾ میں 1922 کے پہلے ایکٹ کی دفعہ 5(7A) کے جواز کو اس عدالت میں اعتراض کیا گیا تھا۔ مذکورہ دفعہ میں کہا

گیا تھا کہ انکم ٹیکس کمشنر کسی بھی معاملے کو اپنے ماتحت ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کر سکتا ہے اور مرکزی بورڈ آف ریونیو کسی بھی معاملے کو کسی ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کر سکتا ہے۔ اس طرح کی منتقلی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں کی جاسکتی ہے، اور انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ پہلے سے جاری کردہ کسی بھی نوٹس کو دوبارہ جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی جس سے مقدمہ منتقل کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے جواز کو اعتراض کرنے کے لئے اس عدالت کے سامنے جو دلیل پیش کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ اس نے آئین کے آرٹیکل 14 اور 19(1)(g) کے ذریعہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس دلیل کی حمایت میں اس حقیقت پر بھروسہ کیا گیا کہ دفعہ 64(1) اور (2) ٹیکس دہندگان کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ اپنے ٹیکس معاملے کا فیصلہ مذکورہ دفعات میں مذکور متعلقہ افسران کے ذریعہ کریں۔ اور چونکہ دفعہ 5(7A) نے ٹیکس دہندگان کے مقدمہ کو ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کرنے کی اجازت دی تھی، جس میں آرٹیکل 14 اور 19(1)(g) کے ذریعہ ضمانت دیئے گئے اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی شامل تھی۔ اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ دفعہ 5(7A) انکم ٹیکس معاملوں کو ایک افسر سے دوسرے افسر کو منتقل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں دفعہ 5(7A) کے تحت مجاز منتقلی اس معاملے کو دفعہ 64(1) اور (2) کے تحت مقدمہ چلانے کے حقدار افسر کے دائرہ اختیار سے کسی دوسرے افسر کو لے جائے گی جس کے پاس مذکورہ دفعہ کے تحت مقدمہ چلانے کا اختیار نہیں ہو سکتا ہے۔ درحقیقت یہی وہ بنیاد تھی جس کی بنیاد پر دفعہ 5(7A) کے جواز کو اعتراض کیا گیا تھا۔ تاہم عدالت نے مذکورہ دفعہ کے جواز کے خلاف دائر عرضی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ دفعہ 64(1) اور (2) کے ذریعہ ٹیکس دہندگان کو دیا گیا حق مطلق حق نہیں ہے اور یہ ایکٹ کے بنیادی مقصد یعنی انکم ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے تابع ہونا چاہئے۔ اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ جہاں ٹیکس وصولی کی ضرورت ہوتی ہے، انکم ٹیکس کمشنر یا مرکزی بورڈ آف ریونیو کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ دفعہ 5(7A) کے تحت اپنے مقدمہ کو اس علاقے سے باہر کسی دوسرے افسر کو منتقل کر سکتے ہیں جہاں ٹیکس دہندہ رہتا تھا یا کاروبار کرتا تھا۔ اس طرح دفعہ 5(7A) کو برقرار رکھا گیا۔

اس کے باوجود، اس عدالت نے پنالال بنجرانج (1) کے معاملے میں مشاہدہ کیا کہ بہتر ہوگا کہ ٹیکس دہندگان کو ایسے معاملات میں موقع دیا جائے جہاں دفعہ 5 (7A) کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرنے کا ارادہ ہے، کیونکہ اس کے بعد وہ مطلوبہ منتقلی پر اپنے اعتراضات کا ذکر کر سکیں گے۔ اسی سلسلے میں اس عدالت نے مزید اپنی رائے کا اظہار کیا کہ اگر منتقلی کی وجوہات کو کم کر دیا جائے، لیکن مختصر طور پر تحریری طور پر، تو اس سے ٹیکس دہندگان کو ان حالات کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو اس طرح کے تبادلے کا حکم دینا ضروری یا مطلوب ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان مشاہدات کی پیروی کرتے ہوئے مقننہ نے ایکٹ کی دفعہ 127 (1) میں متعلقہ دفعات کی ہیں۔ اگر اس پس منظر کو ذہن میں رکھا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ ٹیکس دہندگان کو موقع دینے کا جواز اور اس عدالت نے جن وجوہات پر زور دیا تھا، ان میں ان معاملوں کا حوالہ دیا گیا تھا جن میں ایک جگہ انکم ٹیکس افسر سے دوسری جگہ انکم ٹیکس افسر کو تبادلے کرنے کا ارادہ تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ان کے پاس موجودہ کی طرح تبادلوں کا کوئی حوالہ نہیں تھا جہاں اس معاملے سے نمٹنے والے ایک افسر کے بجائے، اسی جگہ پر کسی دوسرے افسر کو اس سے نمٹنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

ان باتوں کی روشنی میں ہمیں دفعہ 127 (1) کی شق کا تعین کرنا ہوگا۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، مسٹر جین جس تعمیر کے لیے دلیل دیتے ہیں، وہ معقول طور پر ممکن تعمیر ہے۔ درحقیقت، اگر شق میں استعمال کیے گئے الفاظ کو لفظی طور پر پڑھا جائے، تو مسٹر جین یہ دلیل دینے میں حق بجانب ہوں گے کہ وجوہات کو درج کرنے کی ضرورت اس کے تحت آنے والے معاملوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ دوسری طرف، اگر شرط کے واضح مقصد کو مد نظر رکھا جائے اور متعلقہ پچھلے پس منظر کو ذہن میں رکھا جائے، تو یہ کہنا بھی معقول معلوم ہوتا ہے کہ شق کے تحت آنے والے معاملات کے سلسلے میں، ٹیکس دہندگان کو ایک موقع دینے کی ضرورت نہیں ہے، اور منتقلی کی وجوہات کو ریکارڈ کرنے کی ضرورت بھی غیر ضروری ہے، اور یہ نقطہ نظر واضح طور پر فراہمی کی اسکیم اور اس کی ضروریات کے حقیقی ارادے سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس کے مطابق ہم یہ کہیں گے کہ مذکورہ احکامات کو اس بنیاد پر

اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ بورڈ نے ٹیکس دہندگان کے خلاف زیر التوا معاملوں کو اسی علاقے میں ایک انکم ٹیکس افسر سے دوسرے کو منتقل کرنے کی ہدایت دینے کی وجوہات درج نہیں کی ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور خارج کر دی جاتی ہیں۔
اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔
